بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لِيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى

النُّوْر

اکتوبر ۱۹۸۵ء

جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کا ترجمان

امیر و مبلغ انچارج : شیخ مبارک احمد

ادارہ تحریر : قریشی مقبول احمد

مفتی احمد صادق

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ یورپ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ آج کل یورپین ممالک کا دورہ فرما رہے ہیں اور حضور نے ایک ہفتہ کے اندر ہالینڈ، بلجیم اور جرمنی میں تین نہایت شاندار احمدیہ سینٹرز کا افتتاح فرمایا ہے۔ تازہ کی اطلاعات کے مطابق مؤرخہ ۱۸ ستمبر بروز بدھ جرمنی کے شہر کولون میں احمدیہ سینٹر کا افتتاح کرنے کے بعد اُسی روز حضور مع قافلہ ہمبرگ (جرمنی) تشریف لے گئے۔ جہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے ہی جماعت کی مسجد موجود ہے۔ یہاں مغرب و عشاء کی نمازیں حضور نے جمع کر کے پڑھائیں اور پھر تقریباً 4 گھنٹے تک مجلس عرفان کا بابرکت سلسلہ جاری رہا، جس میں تین صد سے زائد افراد نے شرکت کی۔ ان میں جرمن احمدیوں اور زیر تبلیغ جرمن دوستوں کی ایک بھاری تعداد شامل ہوئی۔ حضور نے سوالوں کے جوابات انگریزی زبان میں دیئے اور ہمارے جرمن احمدی بھائی مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب ساتھ ساتھ جرمن زبان میں ترجمانی کے فرائض ادا کرتے رہے۔ اگلے روز ۱۹ ستمبر بروز جمعرات ہمبرگ کے ایک معروف ہوٹل میں جماعت کی طرف سے ایک پریس کانفرنس کا انتظام کیا گیا جو صبح ۱۱ بجے سے دن کے ایک بجے تک جاری رہی۔ اس میں متعدد صحافی شریک ہوئے اور سوال و جواب کا نہایت دلچسپ سلسلہ جاری رہا۔ متعدد اخبارات نے پریس کانفرنس کی رپورٹ شائع کی جس سے سارے ملک میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام خود حضور انور کے ذریعہ پہنچا۔ اُسی روز مسجد احمدیہ ہمبرگ میں نماز مغرب و عشاء کے بعد تین گھنٹے تک مجلس عرفان کا روح پرور سلسلہ جاری رہا جس میں حضور نے سوالوں کے جوابات اُردو زبان میں دیئے اور ان کا جرمن ترجمہ مکرم لئیق احمد صاحب منیر مبلغ سلسلہ ساتھ ساتھ کرتے رہے۔ اس بابرکت مجلس سے بھی تین صد سے زائد حاضرین نے استفادہ کیا۔ مؤرخہ ۲۰ ستمبر نماز جمعہ حضور انور نے مسجد احمدیہ ہمبرگ میں ہی پڑھائی۔ حضور کے ایمان افروز خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ میں دیا جا رہا ہے۔ خطبہ کے آخر میں حضور نے جب ہمبرگ سے اپنی روانگی کا ذکر فرمایا تو جدائی کے غم سے حضور کی آواز بھی بھرا گئی اور احباب جماعت بھی زار و قطار رونے لگے جس سے وہ عظیم الشان کیفیت مشاہدہ میں آئی جس کا ذکر آنحضرت صلعم نے اپنی ایک حدیث مبارک میں اس طرح فرمایا ہے کہ تمہارے بہترین امراء وہ ہیں جو تم سے محبت کرنے والے ہوں اور تم اُن سے محبت کرو اور تم اُنکے لیے دعائیں کرو اور وہ تمہارے لیے دعائیں کریں۔ اُسی روز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مع قافلہ مغربی برلن تشریف لے گئے۔ جہاں اگلے روز ۲۲ ستمبر کو ایک نہایت کامیاب پریس کانفرنس ہوئی جس میں متعدد صحافی شریک ہوئے اور اخبارات کے ذریعہ ایک دفعہ پھر جرمنی کے باشندوں تک اسلام کا پیغام مؤثر طور پر پہنچنے کے سامان

The Ahmadiyya Gazette and **Annoor** are published under the supervision of Maulana Sheikh Mubarak Ahmad, Ameer & Missionary Incharge, U.S.A., for the **Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.**, 2141 Leroy Place, N.W., Washington, D.C., 20008. Phone: (202) 232-3737

Printed at the Fazl-i-Umar Press, and distributed from Athens, Ohio 45701

Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.
P. O. BOX 338
ATHENS, OHIO 45701

Non Profit Org.
U.S. POSTAGE
PAID
ATHENS OHIO
PERMIT #143

خدا تعالیٰ نے پیدا فرما دیئے۔ اسی روز حضور برلن سے فرینکفورٹ تشریف لے گئے جہاں حضور انور نے جرمنی کے نئے احمدیہ سینٹر "ناصر باغ" میں قیام فرمایا۔ مورخہ 22 ستمبر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "ناصر باغ" کے خوبصورت اور وسیع و عریض سینٹر کا افتتاح فرمایا جس میں قریباً ایک ہزار افراد نے شرکت کی جن میں حکومت کے افسران اور دیگر جرمن معززین کی بھاری تعداد بھی شامل تھی۔ اس موقع پر پریس اور T.V کے نمائندے بھی شریک ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انگریزی زبان میں ایک نہایت ایمان افروز افتتاحی خطاب فرمایا جس کا جرمن زبان میں ترجمہ بھی ساتھ ساتھ سنایا گیا۔ افتتاحی تقریب کے بعد جماعت کی طرف سے جملہ حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا جس میں حضور نے بھی شرکت فرمائی۔ بعد ازاں "ناصر باغ" کے احاطہ میں حضور اور مقامی جرمن مہمان خصوصی نے دو دو پودے بطور یادگار لگائے۔

ہر احمدی ایک مبلغ کی صورت نظر آنا چاہیئے

مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۸۴ء بمقام ہنسلو لندن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پہلے یورپین اجتماع خدام الاحمدیہ کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا:-

"یہ دَور سب سے زیادہ وقت کی قربانی چاہ رہا ہے اور بار بار میں جماعت کو متوجہ کر رہا ہوں کہ مجھے ہر احمدی ایک مبلغ کی صورت نظر آنا چاہیئے۔ پوری ذمہ داری کے ساتھ اپنے آپ کو ایک مبلغ سمجھیں اور تبلیغ کے لئے باقاعدہ اپنا وقت قربان کریں۔ رفتہ رفتہ ہر زائد وقت کو اپنے خدا کا وقت سمجھتے ہوئے لذت کے حصول کو کم کرتے چلے جائیں اور ان اوقات کو تبلیغ کے لئے وقف کر دیں۔ اور رفتہ رفتہ آپ دیکھیں گے کہ تبلیغ میں جو لذت آپ کو حاصل ہو گی وہ ساری دوسری لذتوں پر غالب آ جائے گی کیونکہ جماعت کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ مبلغ کو تبلیغ کا ایسا چسکا پڑ جاتا ہے کہ جس کو ایک دفعہ عادت پڑ جائے وہ پیچھے رک ہی نہیں سکتا۔ اس نے تو تبلیغ کرنی ہی کرنی ہے اور اللہ تعالیٰ پھر اس کو پھل عطا فرماتا چلا جاتا ہے۔ جو لوگ جماعت میں مبلغ بنے ہوئے ہیں ان سے جا کر پوچھ کے دیکھئے جن کو ہر سال اللہ تعالیٰ نئے نئے پھل عطا کرتا ہے کہ کیا ان کی زندگی پہلے سے زیادہ بدمزہ اور بے لذت ہو گئی ہے جب وہ تبلیغ نہیں کیا کرتے تھے۔ ہرگز نہیں ان کی زندگی تو پہلے سے کئی گنا زیادہ سندر ہو گئی ہے۔ ایسی لذتوں سے وہ آشنا ہو گئے ہیں کہ دوسرے لوگ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ وہ کتنا عظیم الشان لمحہ انسانی زندگی میں آتا ہے جب وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ آج اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک روحانی اولاد عطا فرما دی۔ ایک ایسی نسل عطا کی جس میں قیامت تک یہ ذکر چلا کرے گا کہ فلاں شخص نے فلاں وقت میں ہمارے جدِ امجد کو تبلیغ کی تھی اور اس کے ذریعہ ہم احمدی ہوئے تھے اور آنے والی نسلیں اس شخص کے اوپر رحمتیں بھیجیں گی اگر ایک شخص کو بھی آپ احمدی بنا لیں تو بلاشبہ قیامت تک کے لئے یہ ایک ایسا صدقہ جاریہ آپ کی طرف سے شروع ہو جاتا ہے جو ختم ہونے والا ہے اور ہمیشہ اس کی برکتیں اور رحمتیں آپ پر پہنچتی رہیں گی۔ بہت سے خاندانوں سے میں نے گفتگو کی ہے۔ تبلیغ کے موضوع پر پوچھا ہے تو پتہ چلتا ہے کہ جب بھی ان کے اس جدِ امجد کا نام آتا ہے جس نے پہلے احمدیت قبول کی تھی تو اگلا سوال یہ ہوتا ہے کہ وہ کیسے ہوئے تو بسا اوقات بے انتہا احترام اور ممنونیت کے جذبے سے وہ بیان کرتے ہیں اور ان کے چہرے کے اوپر ایک کیفیت پیدا ہو جاتی ہے کہ فلاں ایک بزرگ ہوا کرتے تھے اور ان کی جو ذاتی حیثیت ہے اس کا کوئی بھی تصور ان کے دماغ میں نہیں آتا کہ وہ بڑا آدمی تھا یا چھوٹا آدمی تھا۔ ایک پیشہ ور تھا یا زمیندار تھا کوئی امیر آدمی تھا یا غریب آدمی تھا۔ ایک ہی طرح ہر اس شخص کے لئے دل میں عزت کے جذبات ہوتے ہیں جس کے نتیجہ میں کسی خاندان میں احمدیت پہنچی۔ چنانچہ بعض دفعہ جب احمدیت کی تاریخ میں جن کو تبلیغ کا شوق تھا بعض تانگہ بان تھے جو تانگہ چلایا کرتے تھے۔ اور تبلیغ کیا کرتے تھے۔ ایسے تانگہ بانوں کو میں جانتا ہوں جن کی روحانی نسلیں آج ساری دنیا میں پھیلی پڑی ہیں . . . ایسے درزی پیدا کئے جنہوں نے تبلیغ میں کئی نسلیں پیدا کیں۔ اور دور دور تک وہ نسلیں پھیلی ہوئی ہیں۔ ایک خاندان ہے میں انہیں جانتا ہوں وہ امریکہ میں بھی ہے اور دوسری جگہوں پر بھی ہے۔ ان سے میں نے پوچھا کہ آپ ہاں احمدیت کیسے آئی۔ آپ کا علاقہ تو بڑا سخت تھا۔ تو انہوں نے بتایا اور ان کی آنکھوں میں اس وقت محبت کے آنسو تھے کہ ایک درزی ہوا کرتا تھا عجیب خدائی انسان تھا عجیب اس کے اخلاق تھے اس کو لوگ دیکھتے تھے تو اس کی طبیعت کی مٹھاس اور اس کے حسنِ اخلاق کی وجہ سے متاثر ہو جایا کرتے تھے۔ ہم بھی اس سے کپڑے سلوایا کرتا تھا اور پھر رفتہ رفتہ تعلق بڑھا اس نے تبلیغ شروع کی اور یہ عظیم الشان اس کا احسان ہے کہ اس کے نتیجے میں ہمارے خاندان میں احمدیت آئی (اس کے احسان کے نتیجے میں) تو وہ چھوٹے چھوٹے لوگ جو بظاہر دنیا کی نظر میں چھوٹے ہیں ان کو بڑا کیا جائے گا احمدیت کی وجہ سے لیکن بڑوں کے اسلوب اختیار کریں تب بڑا کیا جائے گا۔ زندگی کے جو نشان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام میں مرکوز ہیں۔ اور ایک زندگی کا نشان یہ بھی ہے کہ آپ زندہ رہنے کے اسلوب سیکھیں اور زندہ کرنے کے اسلوب سیکھیں۔ تبلیغ آپ کی زندگی کی بھی ضمانت ہے اور ان کی زندگی کی بھی ضمانت ہے جو موت سے ہمکنار ہیں۔ زندہ کرنے والی بھی ہے اور زندہ رکھنے والی بھی ہے۔"

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بتاریخ: 13 ستمبر 1985ء ۔ بمقام: "بیت النور" NUNSPEET ۔ ہالینڈ

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ ایک خطبہ میں مَیں نے خدا تعالیٰ کے قطعی وعدہ کا ذکر کیا تھا کہ جن کو خدا اور اُس کے نام کی خاطر دکھ دیا جاتا ہے۔ اُن کو اِس دنیا میں اور آخرت میں بھی انعام پر انعام دیئے جانے کا وعدہ دیا گیا ہے بلکہ خصوصی طور پر اِس دنیا میں انعام کا وعدہ ہے تاکہ کمزور ایمان والے پھسل نہ جائیں کہ صرف آخرت کا وعدہ ان کو دیا گیا ہے چنانچہ اس دنیا میں انعام اُن کے ایمان میں اضافہ کا باعث بنتا ہے۔

فرمایا: قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "اِنَّ اَرْضَ اللّٰہِ وَاسِعَۃٌ"۔ چنانچہ اس کا ترجمہ وسیع بھی ہوتا ہے مگر اس موقع کی خصوصیت کے اعتبار سے "وسعت پذیر" زیادہ موزوں ترجمہ ہے کہ لوگ تمہارے لئے زمین کو تنگ کرتے ہیں مگر تم خدا تعالیٰ کی خاطر تکلیفیں برداشت کرکے اسکی زمین میں آ گئے ہو جو وسیع اور وسعت پذیر ہے۔ اُسکی وسعتوں کو روکنا ناممکن ہے۔ جماعت کو میں نے بارہا اسکی مثالیں دی ہیں کہ جب بھی جماعت کے گھروں کو جلا دیا گیا یا لوٹا گیا اور کھنڈر بنایا گیا تو اُس کے بعد وہ ایسے خوبصورت بن گئے کہ ان کے مقابل پر پہلے گھر جھونپڑے لگتے ہیں۔

فرمایا: اس دَور میں بھی برطانیہ میں ہمیں "اسلام آباد" عطا ہوا ہے، جس میں وسیع بیرکیں (Barracks) موجود ہیں جہاں جلسہ سالانہ (برطانیہ) پر آٹھ سو مہمان ان میں ٹھہرے اور کل حاضرین کی تعداد 6 ہزار کے لگ بھگ تھی۔ جلسہ کیلئے وسیع میدان اسکے علاوہ ہے جہاں ربوہ کی طرز پر ڈیڑھ دو لاکھ افراد بھی جمع ہو سکتے ہیں۔

فرمایا: ہالینڈ میں یہ دوسرا مشن ایسا ملا ہے جو یورپین مراکز سکیم کا حصہ ہے۔ اس سلسلہ میں برطانیہ اور جرمنی میں سینٹرز خریدنے کی سکیم تھی مگر ہماری پلاننگ سے بہت بڑھ کر استجابت دعا ہوئی ہے اور ہمارے تصوّر سے بہت بڑھ کر اس دعا و استجابت کا یہ کرشمہ ہے۔ ہم نے اللہ تعالیٰ سے دو مرکز مانگے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے اس سے زائد دیا۔ گزشتہ موقع پر جب میں ہالینڈ آیا تو محسوس کیا کہ مسجد اور مشن ہاؤس بہت چھوٹا ہے اور دو مربی اس میں فیملی کے ساتھ بہت مشکل سے رہ سکتے ہیں اور عورتوں اور بچوں کیلئے کوئی انتظام نہیں۔ اس بلڈنگ کو وسیع کرنے کی سکیم بھی ہے۔ نیز ایک کمیٹی بنائی گئی تھی کہ کوئی وسیع عمارت دیکھیں۔ مردوں کے علاوہ لجنہ کی ایک خاتون مسز باہری صاحبہ بھی اس کمیٹی میں شامل تھیں — چنانچہ جائزہ کے بعد پتہ چلا کہ جگہیں بہت مہنگی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر اس عمارت کی طرف ہمیں لا رہی تھی۔ ابتداء میں یہ عمارت Recreation کیلئے بنائی گئی تھی۔ اس میں چار عمارتیں ہیں۔ اُس زمانہ میں اونچے Tourists اِدھر بھی آتے اور یہ جگہ جہاں آپ اس وقت بیٹھے ہیں اور اس عمارت کو جسے اب مسجد کہا جا رہا ہے 1915ء میں بنائی گئی تھی اور اسے اتنا اچھا Maintain کیا گیا ہے کہ نئی معلوم ہوتی ہے۔ پھر 1965ء میں اور عمارتیں بنائی گئیں اور ذہنی مریض بچوں کیلئے گھر بنا دیا گیا۔ حکومت نے اس کے بعد اپنے معیار کے مطابق نیا Complex بنایا تو بچے ادھر منتقل ہو گئے تو اس عمارت کی اور شکل رہ گئی کہ اتنی بڑی عمارت میں کوئی ایک خاندان نہیں رہ سکتا تھا چنانچہ تین گنا کم قیمت پر یہ عمارت ہمیں مل گئی۔ یہ علاقہ ہالینڈ کا خوبصورت ترین علاقہ ہے اور ان دنوں ٹورسٹس کیلئے دلکشی کا موجب ہے۔ چند منٹ کے فاصلہ پر Camping Ground ہے۔ اگر کسی وقت جماعت کا بڑا فنکشن ہوا تو وہاں زیادہ دوست ٹھہر سکتے ہیں۔ اکثر علاقہ ایسے معمّر لوگوں سے آباد ہے جو امن اور سکینت چاہتے ہیں۔ ہمسایہ میں شریف لوگ رہتے ہیں اور ان کا رویہ متکبرانہ نہیں ہے۔ اس علاقے کے لوگ مذہبی رجحان رکھتے ہیں اور اعلیٰ ذوق کے حامل ہیں انہیں پھولوں سے بڑا پیار ہے۔ جیسا ماحول جماعت احمدیہ کو چاہیئے تھا وہ یہاں میسر ہے۔ یہ Complex سوا (1¼) ایکڑ زمین پر تعمیر کیا گیا ہے۔ اگر حکومت اجازت دے تو آئندہ مسجد کو وسیع کرکے دو تین سو نمازیوں کیلئے جگہ بنائی جا سکتی ہے۔ عمارت کا وہ بلاک جس میں مسجد ہے اس کے اوپر بائیس (22) رہائشی کمرے ہیں اور غسل خانے و کچن علاوہ ہیں۔ فروخت کرنے والے حوصلے والے لوگ تھے۔ مکان میں ساری استعمال کی چیزیں اسی طرح جماعت کیلئے چھوڑ دی ہیں۔ دوسری Building کرائے پر ہے۔ جب اس کا معاہدہ ختم ہوگا تو ہم اُسکو بھی استعمال کر سکیں گے۔ تیسرا بلاک سب سے بڑا ہے جو تین منزلہ ہے اور اس میں نو (9) بڑے بڑے ہال ہیں۔ کچن اور ٹائلٹ کی سہولت بھی میسر ہے۔ ان کو مزید تعمیری تبدیلی کے بغیر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جلسہ سالانہ قادیان والے نقوش جس طرح "اسلام آباد" برطانیہ میں منتقل ہو چکے ہیں وہ یہاں بھی ہو جائیں گے اور فرش پر میٹرس (Mattress) ڈال کر تقریباً چار سو مہمان ٹھہر سکتے ہیں۔ اس بلاک میں ہالینڈ کیلئے یہ خوشخبری ہے۔ ہم نے اتنی بڑی جگہ تو نہیں مانگی تھی مگر خدا تعالیٰ نے "تحفتہ" دی ہے۔ ہالینڈ کے مقامی احمدیوں میں بہت اخلاص ہے۔ ہالینڈ کے احمدی نوجوان تبلیغ میں منہمک ہو چکے ہیں اس لئے امید ہے کہ خدا تعالیٰ اس کمپلیکس کو بھی جلد بھر دے گا۔ بعض لوگوں کا خیال تھا کہ اتنی بڑی عمارت جماعت کے استعمال سے زیادہ ہے لیکن جماعت جتنی ترقی کرے گی، عمارتیں پیچھے رہ جائیں گی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔

فرمایا: عمارتیں چھوٹی ہونے کی مجھے فکر نہیں۔ جس طرح ایک ماں، جس کا بچہ جلدی جلدی بڑھ رہا ہو اور اس کے کپڑے اور جوتے چھوٹے ہوں تو وہ اس کیلئے یہ دعا نہیں کرتی کہ بچہ بڑھنا رک جائے بلکہ اُسے دیکھ دیکھ کر نہال ہوئی جاتی ہے۔ یہی حال خلیفۂ وقت کا جماعت کے ساتھ ہوتا ہے کہ جماعت کی ترقی کے ساتھ عمارتیں چھوٹی ہوتی جائیں تو وہ اور بھی

نبل ہوتا چلا جاتا ہے۔ پس آپ سب دعا کریں کہ یہ عمارت بھی چھوٹی ہو جائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آخر پر فرمایا کہ اس مرکز کے استعمال کیلئے میرے ذہن میں تین منصوبے ہیں:

(۱) بچوں کیلئے اچھے سکول کی ضرورت ہے۔ اگر حکومت کی طرف سے اساتذہ باہر سے لانے کی اجازت ہو تو بچوں کی تعلیم و تربیت کیلئے یہاں بہت اچھا ماحول میسر ہے۔ رہائش کی ساری ضروریات بھی موجود ہیں۔

(۲) واقفین عارضی اپنی خدمات پیش کریں۔ یورپ یا پاکستان وغیرہ دیگر ممالک سے واقفین عارضی اگر یہاں آئیں تو رہائش مفت مہیا کی جائیگی۔ کچن میں کھانا پکانے کی سہولت موجود ہے کھانے کا خرچ اپنا ہوگا مگر ان واقفین کیلئے شرط یہ ہے کہ جاتے ہوئے پہلے سے زیادہ صاف جگہ چھوڑنی ہوگی۔

(۳) تیسرا منصوبہ یہ ہے کہ انگلستان میں اشاعت کے کام کیلئے بعض دقتیں ہیں۔ ہالینڈ میں اشاعت کیلئے اچھا موقعہ ہے۔ مطبع خانے معیاری ہیں۔ کاغذ عمدہ اور سستا ہے۔ لٹریچر بھجوانے کی سہولت بھی میسر ہے۔ یہ منصوبہ حکومت سے اجازت ملنے پر منحصر ہے۔ اس کے بعد اس کام کو یہاں شروع کیا جاسکتا ہے۔ مصنفین اور ترجمہ کرنیوالوں کیلئے نہایت عمدہ ماحول ہے اور علمی لحاظ سے یہاں کی یونیورسیٹیز (Universities) کو بھی ایک خاص مقام حاصل ہے۔

ہالینڈ کی جماعت کیلئے حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کے اس انعام پر خاص طور پر شکر ادا کریں اور اس کے بابرکت ہونے اور اسکی کامیابی کیلئے دعا کریں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ ساری زندگی کا تجربہ ہے کہ سب کچھ **دعا** سے ہی ہوتا ہے۔ اسی لئے میں دعا کا ذکر آخر پر کرتا ہوں تا یہ ذہن پر نقش رہے۔ حضور انور نے جماعت احمدیہ ہالینڈ کو بالخصوص اور ساری دنیا کی جماعتوں کو بالعموم کثرت سے دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی کہ اللہ تعالیٰ جماعت ہالینڈ کو اس مرکز کے خریدنے کے بعد بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کو دعاؤں کی مدد سے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(مرتبہ: ہادی علی مبلغ سلسلہ)

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بتاریخ 23 اگست ۹۵ء بمقام مسجد فضل لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ الزمر کی آیت ۱۰، ۱۱ کی تلاوت فرمائی جو مع ترجمہ درج ذیل ہیں:

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۞ قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۞

کیا جو شخص رات کی گھڑیوں میں سجدہ اور قیام کی صورت میں فرمانبرداری کا نمونہ دکھاتا ہے اور آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہے (وہ نافرمان کی طرح ہو سکتا ہے) تو کہہ دے کیا علم والے لوگ اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں؟ نصیحت تو صرف عقلمند لوگ حاصل کیا کرتے ہیں۔ (اسی طرح) کہدے کہ اے میرے مومن بندو! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو۔ وہ لوگ جو اس دنیا میں (الٰہی) احکام کو پوری طرح ادا کرتے ہیں ان کے لیے (اگلے جہان میں) نیک بدلہ مقرر ہے اور اللہ کی زمین بہت وسیع ہے کو اُن کا اجر بغیر حساب کے پورا پورا دیا جائے گا۔

پھر فرمایا کہ آج کل پاکستان سے جو علمائے ظاہر کو انگلستان بھجوایا گیا ہے اسکی غرض یہ بتائی جاتی ہے کہ تا وہ لوگوں کو گمراہ ہونے سے بچائیں۔ حق پر قائم رکھنے اور باطل کی طرف مائل ہونے سے محفوظ رکھنے کی کوشش کریں۔ بہرحال اُنہیں تبلیغ اسلام کے نام پر انگلستان بھجوایا گیا مگر جس قسم کی تبلیغ اُنہوں نے کی اور فتنہ و فساد کے جو طریق لوگوں کو بتائے اُنہیں اب عمل میں ڈھالا جا رہا ہے۔ چنانچہ یہاں بریڈ فورڈ اور باٹلے میں اس کا نظارہ یہ ظاہر ہوا کہ جماعت احمدیہ نے ایک جلسہ کا انتظام کیا کہ جو لوگ جماعت کے مؤقف کو سننا چاہتے ہیں وہ بخوشی آئیں۔ ان علماء نے لوگوں میں یہ تبلیغ کی کہ اس جلسہ میں کوئی شریک نہ ہو بلکہ ہر طرح اس جلسہ کو ناکام کیا جائے۔ چنانچہ اُنہوں نے جماعت کے بعض افراد کے سروں کی قیمتیں رکھیں اور اس غرض کیلئے چندہ بھی جمع کیا گیا۔ اُن کی اس تحریض پر لوگ بسوں اور ویگنوں پر اُس جگہ پہنچے جہاں جلسہ کا انتظام تھا تاکہ

وہ مسلمانوں اور عیسائیوں وغیرہ کو احمدیوں کے فریب سے بچا سکیں۔

فرمایا کہ جماعت احمدیہ تو اس بات کی قائل ہی نہیں کہ جو شخص بات نہیں سننا چاہتا اُسے ضرور سنائیں۔ نیز مقامی پولیس اور انتظامیہ جنکی ہمدردیاں اُن لوگوں کے ساتھ تھیں جو غاصب ہیں۔ چنانچہ اُن کے مشورہ کے مطابق کہ آپ اپنا حق چھوڑ دیں۔ لہٰذا یہ جلسہ ملتوی کر دیا۔ لیکن ایک دو انتہائی معزز احمدی جو ڈاکٹر ہیں اور وہاں کے معاشرے میں بھی اعلیٰ مقام رکھتے ہیں اُن کے ساتھ ایک انگریز عورت

اور ایک نومسلم انگریز مرد بھی تھے وہ اُس جگہ پر اس لیے گئے کہ ایسے لوگ جن کو جلسہ میں آنے کی دعوت دی تھی مگر انہیں بعد میں جلسہ کے التواء کا علم نہ ہو سکا۔ اگر وہ وہاں آئیں تو انہیں معذرت کے ساتھ یہ بتایا جائے کہ جلسہ بعض وجوہات کی بناء پر ملتوی کر دیا گیا ہے۔

ادھر اُن علمائے ظاہر کی تحریض پر جو لوگ بسوں اور ویگنوں پر اُس جگہ آئے تھے اُن میں سارے تو نہیں لیکن ایسے لوگ بھی تھے جو ناچ گانے اور یورپ کی دوسری قباحتوں میں دلچسپیاں رکھتے ہیں وہ بھی مولویوں کی بتائی ہوئی خدمت اسلام کے جذبہ میں سرشار ہو کر آئے کہ یہ موقع ہے کہ شاید ہمارے سارے گناہ بخشے جائیں۔ لہٰذا انہوں نے ان معزز احمدیوں کو جن میں بچہ اور عورت بھی شامل تھے بُری طرح زدو کوب کیا اور انہیں یہ شرم نہ آئی کہ یہ کام آنحضرتؐ کے نام پر کر رہے ہیں جو غزوات میں جانے سے پہلے مجاہدوں کو یہ تلقین فرماتے تھے کہ بچوں، عورتوں اور بوڑھوں کو کچھ نہیں کہنا۔ انہوں نے یہ کام جو کیا، اسلام کی خدمت کے طور پر کیا مگر اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جو عیسائی اسلام سے دلچسپی رکھتے تھے وہ بدک گئے۔ ایک انگریز عورت جو یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی اُس نے کہا کہ آج ہم نے اسلام کی حقیقی شکل دیکھ لی اور شکر ہے کہ میں کسی اسلامی ملک میں پیدا نہیں ہوئی بلکہ عیسائی ملک میں پیدا ہوئی ہوں۔ اور وہ جو نومسلم احمدی تھے وہ اس مار کھانے پر اپنے خوش تھے اور شکر کر رہے تھے کہ ہم نے خدا تعالیٰ کی خاطر یہ دکھ اٹھایا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ایمان کا امتحان بھی لے لیا اور اسے تقویت بھی دی۔ بہرحال جس چیز سے یہ غیر احمدی لوگ انہیں محروم کرنے آئے تھے وہ انہیں زیادہ عطا کر گئے۔

فرمایا کہ ان دونوں گروہوں کا ان آیات میں ذکر ہے جو شروع میں تلاوت کی گئی ہیں۔ چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیات کی بڑی تفصیل سے پر معارف اور پر حقائق تفسیر بیان فرمائی۔

فرمایا کہ قانت کے تین معنے ہیں۔ اطاعت گذار۔ خشوع و خضوع کرنے والے اور خاموش۔ یعنی خدا تعالیٰ کی راہ میں دکھ اٹھا کر واویلا نہ کرنے والے اور خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کو دنیا پر تعلّی سے ظاہر نہ کرنے والے۔ اور یہی لوگ ہیں جنہیں دنیا میں بھی حسنہ ملتی ہے۔ انہیں صرف آخرت میں ہی جنت کے وعدے نہیں دیئے جاتے بلکہ اس دنیا میں بھی بشارتیں دی جاتی ہیں۔ یہ اُن لوگوں سے علیحدہ اور ممتاز ہوتے ہیں کہ جنہیں صرف جنت کے جھوٹے وعدے دیئے جاتے ہیں لیکن اس دنیا میں کسی قسم کی بھلائی انہیں نہیں پہنچتی۔

فرمایا کہ پس جہاں تک اُن کی کوشش ہے کہ احمدیت کی ترقی کو دنیا میں روک دیں تو جب تک احمدی قانت رہیں گے اور راتوں کو اُٹھنا اور دعائیں کرنا نہ چھوڑیں گے یہ کبھی احمدیت کو ناکام نہیں کر سکتے۔

فرمایا: ارض اللہ واسعۃ۔ خدا تعالیٰ کی سلطنت زمین و آسمان اور کائنات پر حاوی ہے اس لیے اُن کیلئے اس دنیا میں بھی اجر ہوگا اور آخرت میں بھی اور بے حساب ہوگا۔ یہ جیسے بھی ہتھیار لے کر نکلیں، جیسے بھی منصوبے بنائیں انہوں نے ہمیشہ ناکام و نامراد رہنا ہے کیونکہ یہ قرآن نے کہہ دیا ہے اور جماعت احمدیہ ہر جہاد میں کامیاب ہوگی اور ہر جہاد میں کامران ہوگی۔

فرمایا کہ پاکستان کی جماعت جن مصائب کا نشانہ بنی ہوئی ہے یہاں اُس کا عشر عشیر بھی نہیں۔ وہاں رات دن پیشہ ور مولوی غلیظ سے غلیظ تر زبان استعمال کرتے ہیں اور صرف وہی نہیں بلکہ وہاں کے پریذیڈنٹ بھی وقتاً فوقتاً یاد دہانی کراتے رہتے ہیں کہ میں بھی تمہارے ساتھ ہوں۔ تمہاری ان گالیوں میں میں بھی تمہارے ہمراہ ہوں۔ پھر وہاں قتل و غارت کی تعلیم ہوتی ہے اور پھر قتل بھی ہوتے ہیں۔ یہاں جو کچھ ہوا وہ تو پاکستان کے لحاظ سے ایک طعنہ ہے، ایک لقمہ ہے۔ کوئی دن نہیں نکلتا کہ اہل پاکستان کی طرف سے اُن کی کسی تکلیف کا پتہ نہ چلتا ہو۔ ساہیوال کے قیدی ہیں جو بے گناہ ہیں۔ حیدر آباد، نواب شاہ، سکھر اور دیگر علاقوں سے شہداء کے وارثوں کے خطوں سے ان دکھوں کا اندازہ ہوتا ہے۔

پس یہاں جو کچھ ہوا ہے اُس سے آپ کو یاد دلایا گیا ہے کہ اپنی گریہ زاری میں اُن کو نہ بھولیں اور آج یہ واقعہ بھی آپ کو اس لیے بتایا گیا ہے کہ یاد دہانی ہوتی رہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کنری میں کلمہ پر ایمان اور اقرار کے جرم میں پولیس کے انتہائی وحشتناک اور بربریانہ ظلم پر انتہائی عظیم الشان صبر و استقلال کا مظاہرہ کرنے والوں کے ایسے واقعات سنائے کہ جن کی مثال قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں میں ملتی ہے۔ جن کے چہروں پر اُسی طرح عزم اور جن کی پیشانیوں پر اُسی طرح موت نظر آتی ہے، جس طرح جنگ بدر کے

سپاہیوں کے چہروں پر قریش کے نمائندے نے موت دیکھی تھی اور قریش سے کہا تھا کہ تم اُن پر کبھی غالب نہیں آسکتے کیونکہ اُن کے چہروں پر میں زندگی نہیں موت دیکھ کر آیا ہوں۔

فرمایا: پس یہ وہ قوم ہے جس کے چہرے پر موت لکھی ہوئی ہے اور جو پہلے ہی موت لیکر آیا ہو اُسے تم کس طرح مار سکتے ہو!

فرمایا: ان واقعات کا ذکر اسلئے بھی ضروری ہے کہ جماعت کے افراد کے ایمان قربانیوں کے ذکر سے تقویت پاتے ہیں اور ان کی رُوح کے حوصلے کا موجب بنتے ہیں

(مرتبہ ہادی علی)

از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام

استخارہ سنّتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

"آج کل کے اکثر مسلمانوں نے استخارہ کی سنت کو ترک کر دیا ہے۔ حالانکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیش آمدہ امر میں استخارہ فرمالیا کرتے تھے۔ سلف صالحین کا بھی یہی طریقہ تھا۔ چونکہ دہریت کی ہوا پھیلی ہوئی ہے اس لئے لوگ اپنے علم و فضل پر نازاں ہو کر کوئی کام شروع کر لیتے ہیں۔ پھر نہاں در نہاں اسباب سے جن کا انہیں علم نہیں ہوتا نقصان اٹھاتے ہیں۔ اصل میں یہ استخارہ ان بد رسومات کا عوض رائج کیا گیا تھا جو مشرک لوگ کسی کام کی ابتداء سے پہلے کیا کرتے تھے۔ لیکن اب مسلمان اسے بھول گئے۔ حالانکہ استخارہ سے ایک عقل سلیم عطا ہوتی ہے جس کے مطابق کام کرنے سے کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ بعض لوگ کوئی کام خود ہی اپنی رائے سے شروع کر بیٹھتے ہیں اور پھر درمیان میں آکر ہم سے صلاح پوچھتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں جس علم و عقل سے پہلے شروع کیا تھا اسی سے نبھائیں آخر میں مشورہ کی کیا ضرورت ہے۔"

(ملفوظات جلد نہم ص۲۹۹)

جماعت جمعہ

"سوال پیش ہوا (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی خدمت اقدس میں) کہ نماز جمعہ کے واسطے اگر کسی جگہ ایک دو مرد احمدی ہوں اور کچھ عورتیں ہوں تو کیا یہ جائز ہے کہ عورتوں کو جماعت میں شامل کر کے نماز جمعہ ادا کی جائے؟

حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا کہ "جائز ہے"

جماعت احمدیہ واشنگٹن کی عید الاضحیہ

مورخہ ۲۶ اگست بروز سوموار جماعت احمدیہ واشنگٹن نے بفضل خدا عید الاضحیہ بڑی کامیابی سے منائی۔ الحمد للہ۔ باوجود اس کے کہ آج کام کا دن تھا پھر بھی حاضری پانچ صد سے زائد احباب پر مشتمل رہی۔ کئی غیر احمدی احباب بھی ہمارے ساتھ نماز میں شامل ہوئے۔ صبح دس بجے نماز عید محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مشنری انچارج کی اقتداء میں ادا کی گئی۔ بعد نماز عید محترم امیر صاحب نے اپنے خطبہ عید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجرہ علیہا السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر آج جماعت احمدیہ کا ہر فرد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح اور ہر عورت حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی طرح اور ہر بچہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی طرح کے نمونہ پر چلتے ہوئے قربانی کرنا سیکھ لے تو وہ دن دُور نہیں کہ جلد احمدیت یعنی حقیقی اسلام دوسرے مذاہب پر غالب آجائے۔ آج اسلام کا غلبہ ہم سے قربانی چاہتا ہے اسی لئے ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ بار بار اس بات کی تاکید کر رہے ہیں کہ جماعت کا ہر مرد و زن داعی الی اللہ بن جائے اور دعوت الی اللہ کا کام قربانی کے بغیر ممکن نہیں۔ پھر آپ نے موجودہ حالات کے پیش نظر خصوصی دعاؤں کی طرف توجہ دلائی۔ خطبہ ثانیہ کے بعد آپ نے پر سوز لمبی دعا کرائی۔ بعد دعا احباب جماعت نے ایک دوسرے کو گلے لگا کر عید مبارک کا تحفہ پیش کیا۔ آخر میں مٹھائی اور مشروبات سے مہمانوں کی تواضع کی گئی۔

پیارے مکرم شیخ مبارک احمد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جماعت احمدیہ امریکہ و مبلغین کی طرف سے پر خلوص دعاؤں اور نیک تمناؤں کے ساتھ ٹیلیگرام موصول ہوا شکریہ۔ جزاکم اللہ تعالےٰ احسن الجزاء۔ اللہ تعالےٰ دعاؤں کو قبول فرمائے اور اپنی محبت عطا کرے اور اعلیٰ مقاصد میں کامیاب فرمائے۔ میری طرف سے اپنے ساتھیوں اور احباب جماعت کو محبت بھرا سلام کہدیں۔

والسلام خاکسار مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع

نیوجرسی: نیوجرسی کے ایک اخبار میں احمدیت کے متعلق اعلان نکلوایا تھا۔ یہ اعلان پڑھ کر دو افراد نے قرآن اور اسلامی لٹریچر طلب کیا تھا ان کو قرآن کریم، اسلامی اصول کی فلاسفی، اسلام کیا ہے؟ احمدیت کیا ہے؟ کی انگلش کا پیالی بھجوائیں۔ اسی طرح ایک اور اخبار میں ایڈیٹر کے نام خط چھپا تھا۔ کیبل ٹی وی کا پروگرام "WOMEN IN ISLAM" اب تک خدا تعالےٰ کے فضل سے سات بار دکھایا جا چکا ہے۔ الحمد للہ۔ اس پروگرام میں خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے احمدیت کا بار بار نام آیا ہے ہماری MODERATOR نے بتایا کہ امریکن لوگوں کے مجھے اس پروگرام کے خوشنودی کے فون آئے ہیں۔

آپا صفیہ کو سلام۔ دعا کی درخواست۔ والسلام امۃ اللطیف زیروی

جماعت احمدیہ ولنگبرو کا ایثار

جماعت احمدیہ ولنگبرو کا ایثار

خدا تعالیٰ کے فضل سے ولنگبرو جماعت کے افراد نے عید الاضحٰی منائی مرد و زن کی حاضری ۶۶ کے قریب تھی الحمد للہ۔ اس موقع پر محترم انچارج و امیر جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کی ہدایت پر مکرم شیخ نصیر الدین صاحب نے لوکل مسجد تعمیر کے لئے تحریک کی۔ تیرہ ہزار پانچ سو پانچ ڈالر اسی وقت جمع ہو گئے جبکہ کل وعدہ جات ساڑھے بائیس ہزار ڈالر کے تھے (بائیس ہزار پانچ صد) یعنی ساٹھ فیصد اس رقم کا اسی وقت جمع ہو گیا الحمد للہ۔ یہ تعمیر موجودہ مسجد میں توسیع ہے۔

مندرجہ ذیل احباب نے مسجد فنڈ کی تحریک میں حصہ لیا۔ ان کے نام برائے دعا تحریر ہیں:-

نمبر	نام	رقم	
۱	مکرم ابراہیم ابن ڈاکٹر احسان ظفر صاحب	50	ڈالر
۲	〃 عامر ابن ڈاکٹر ماجد صاحب	50	〃
۳	〃 ملک وسیم احمد صاحب	100	〃
۴	〃 سید منظور علی صاحب	5	〃
۵	〃 عمر ابن ڈاکٹر ماجد صاحب	50	〃
۶	〃 ملک طاہر احمد صاحب	100	〃
۷	〃 ملک عبد المنان صاحب	10	〃
۸	〃 ڈاکٹر منظور احمد صاحب	1000	〃
۹	〃 شیخ نصیر الدین صاحب	50	〃
۱۰	〃 شیخ محمد سلیمان صاحب	100	〃
۱۱	〃 شیخ ظہیر الدین صاحب	10	〃
۱۲	〃 شیخ [illegible] وصی الدین صاحب	5	〃
۱۳	〃 پرویز سید صاحب	200	〃
۱۴	〃 برادر علی صاحب	200	〃
۱۵	〃 سید کریم احمد صاحب	200	〃
۱۶	〃 سید وسیم احمد صاحب	50	〃
۱۷	〃 ملک وحید احمد صاحب	50	〃
۱۸	〃 سید وسیم احمد صاحب	100	〃
۱۹	〃 سید طاہر احمد صاحب	1000	〃
۲۰	〃 منظور ملک صاحب	2000	〃
۲۱	〃 ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب	10,000	〃
۲۲	مکرم سید سلیم احمد صاحب	25	ڈالر
۲۳	〃 سید عبد العزیز صاحب	2,000	〃
۲۴	〃 شیخ شکیل احمد صاحب	100	〃
۲۵	〃 سید جمیل احمد صاحب	50	〃
۲۶	〃 سید منیر احمد صاحب	50	〃
۲۷	〃 ملک فاروق احمد صاحب	1,500	〃
۲۸	〃 ملک فاروق احمد صاحب از طرف والدین	500	〃
۲۹	〃 ڈاکٹر صفی اللہ صاحب	2,000	〃
۳۰	〃 لطیف احمد صاحب باجوہ	500	〃
۳۱	〃 گلزار احمد صاحب ملک	50	〃

جزاھم اللہ احسن الجزاء

نوٹ: مستورات کے اسماء اس فہرست میں شامل نہیں ہیں۔

(والسلام سید عبد العزیز)

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے

مجھے یقین ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور راضیۃ مرضیۃ حاضر ہوئے ہوں گے!

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبان مبارک سے محترم چوہدری صاحب کے فضائل و اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

(تابان - ۱۰ر تبوک (ستمبر) - لندن مشن کی طرف سے موصولہ نیوز بلیٹن ۱۳ کے مطابق سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳ ماہ رواں کو مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ میں محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غایت درجہ اخلاص، بزرگی، تقویٰ و طہارت نفس اور روحانیت کے مدارج عالیہ پر انتہائی ایمان افروز اور دلنشین پیرائے میں تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور نماز جمعہ کے بعد آپؓ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت چوہدری صاحب کی المناک وفات کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ سورۂ کہف میں خدا تعالیٰ نے نیک اور برگزیدہ بندوں کے لئے کلمۃ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ ان کلمات میں سے ایک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ہیں اور وہ سب سے تمام مومنین۔ حضور نے فرمایا میرا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت چوہدری صاحبؓ بھی ان کلمات میں سے ایک ہیں۔ انہیں تقویٰ کا بلند ترین مقام حاصل تھا۔ یقیناً وہ خدا کے حضور راضیۃ مرضیۃ حاضر ہوئے ہوں گے۔

حضور نے مزید فرمایا کہ حضرت چوہدری صاحبؓ اللہ تعالیٰ کی محبت میں غرق اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بدرجہ کمال اتباع کا ایک جیتا جاگتا نمونہ تھے۔ حضور علیہ السلام نے اپنی تصنیف "تجلیات الٰہیہ" میں پیشگوئی فرمائی تھی کہ:-

"میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی۔"

یہ پیشگوئی دیگر کئی افراد جماعت کے علاوہ حضرت چوہدری صاحبؓ کی ذات میں بھی پوری ہوئی۔ آپؓ سیاست، قانون اور خطابت کے میدان کے شہسوار تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپؓ کے اشد ترین مخالف بھی بارہا آپؓ کی برتری کا اعتراف کرنے پر مجبور ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی اس وقت بھی پوری ہوئی جب آپؓ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر منتخب ہوئے۔ آپؓ نے اسمبلی کی اخلاقی اور روحانی استعداد کو بلند کیا اور بلا استثناء دنیا کی تمام اقوام آپ کے چشمۂ فیض سے سیراب ہوئیں۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت چوہدری صاحبؓ نے عربوں، فلسطینیوں، دوسرے مسلمان ممالک اقوام عالم کے حقوق کے لئے جو مخلصانہ جدوجہد کی وہ ہمیشہ یاد رہے گی۔

حضور نے فرمایا کہ اہم ترین سرکاری و غیر سرکاری مصروفیات کے باوجود آپؓ ہمیشہ جماعتی کاموں میں پیش پیش رہے۔ خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد میں نے اپنے سب سے پہلے کشف میں حضرت چوہدری صاحبؓ کو اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوتے دیکھا تھا۔ کشف میں اللہ تعالیٰ نے آپؓ سے دریافت کیا کہ اپنے مشن کی تکمیل کے لئے انہیں مزید کتنا عرصہ درکار ہوگا۔ حضرت چوہدری صاحبؓ نے جواب دیا کہ

اس کام کو پورا کرنے کے لئے چار سال کا عرصہ چاہیئے تاہم کوشش کروں تو

اس کے لئے ایک سال بھی کافی ہو سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اُس کے بعد آپؓ نے ایک سال کی بہترین صحت والی زندگی پائی۔ تین سال بیماری کی حالت میں گزارے اور قریباً چار سال کا عرصہ پورا کر کے، اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ اس وقت تک وہ اپنا کام بھی پورا کر چکے تھے۔ حضور نے فرمایا کہ چوہدری صاحبؓ کسی قسم کے خوف میں مبتلا ہوئے بغیر موت کا سامنا کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے تھے، اور اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اُن کے بہت سے پیارے دوسرے جہان میں آباد ہیں۔

آخر میں حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت چوہدری صاحبؓ کو اپنے قرب خاص میں اعلیٰ ترین مقام سے نوازے۔ اور آپؓ کے خاندان کے جملہ افراد کو صبر و تحمل کے ساتھ اس عظیم صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

نیوز بلیٹین میں درج تفصیل کے مطابق حضرت چوہدری صاحبؓ کی وفات یکم ستمبر کو ہندوستانی وقت کے مطابق صبح ۹½ بجے ہوئی۔ پولو گراؤنڈ لاہور میں چالیس ہزار سے زائد افراد نے آپؓ کی نماز جنازہ پڑھی۔ ازاں بعد ۳۸ پرائیویٹ اور پولیس گاڑیوں کے جلوس میں ٹھیک ½۲ بجے دوپہر آپؓ کا جنازہ ربوہ پہنچایا گیا۔ انگلستان سے آپؓ کی نماز جنازہ میں شریک ہونے کے لئے مکرم چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں امیر جماعت احمدیہ یوکے، مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد مشنری انچارج یوکے اور محترمہ مبارکہ صاحبہ نمائندہ لجنہ اماء اللہ یوکے پر مشتمل سہ رکنی وفد پاکستان گیا۔

پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خان انتقال کر گئے

نماز جنازہ کل لاہور میں ادا کی جائے گی۔ تدفین ربوہ میں ہوگی

لاہور (نمائندہ جنگ) پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان اتوار یکم ستمبر کو صبح پونے نو بجے انتقال کر گئے ان کی عمر ۹۲ برس تھی، انتقال کے وقت وہ اپنی صاحبزادی اور داماد مسٹر و مسز حامد نصر اللہ خان کی رہائش گاہ واقع ۹۳ خورشید عالم روڈ لاہور کینٹ میں مقیم تھے، ظفر اللہ خان ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں ۶ فروری ۱۸۹۳ء میں پیدا ہوئے انہوں نے ۱۹۱۱ء میں گورنمنٹ کالج لاہور سے گریجویشن کیا ۱۹۱۴ء میں لنکنز ان سے بار ایٹ لاء کیا ۲۹-۱۹۲۶ء تک پنجاب قانون ساز کونسل کے رکن رہے ۱۹۳۵ء سے ۱۹۴۱ء تک بھارت کی گورنر جنرل کی ایگزیکٹو کونسل کے رکن اور پھر ۱۹۴۱ء سے ۱۹۴۷ء تک فیڈرل کورٹ آف انڈیا کے سینیئر جج رہے، انہیں پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ بننے کا اعزاز حاصل تھا اس عہدے پر وہ ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۴ء تک رہے، انہیں بابائے قوم قائد اعظم محمد علی جناح نے ذاتی طور پر وزیر خارجہ مقرر کیا، بعد ازاں وہ بین الاقوامی عدالت انصاف کے جج منتخب ہو گئے، اس عہدے پر وہ ۱۹۵۴ء سے ۱۹۶۱ء تک رہے ۱۹۵۸ء سے ۱۹۶۱ء تک اس عدالت کے نائب صدر رہے اور پھر ۱۹۷۰ء سے ۱۹۷۳ء تک اس کے صدر رہے، انہوں نے اقوام متحدہ میں پاکستان کے مندوب اعلیٰ کی حیثیت سے ۱۹۶۲ء سے ۱۹۶۴ء تک اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کا صدر بن کر ملک کا نام روشن کیا، چوہدری ظفر اللہ خان آل انڈیا مسلم لیگ کے بانی ارکان میں سے تھے ۱۹۳۰ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر رہے ۱۹۲۵ء سے ۱۹۴۷ء تک قائد اعظم، قائد ملت اور مسلم لیگ کے دوسرے رہنماؤں کے ساتھ ان کا قریبی تعلق رہا۔ سر ظفر اللہ خان کی نماز جنازہ منگل کے روز لاہور میں ادا کی جائے گی اس سلسلے میں کور کمانڈر لاہور اور گورنر پنجاب لیفٹیننٹ جنرل غلام جیلانی خان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ پولو گراؤنڈ میں نماز جنازہ کی اجازت دے دیں کیونکہ خورشید عالم روڈ پر واقع سر ظفر اللہ کی رہائش گاہ میں اتنی جگہ نہیں کہ وہاں نماز جنازہ ادا کی جا سکے نماز جنازہ گیارہ بجے ادا کی جانے کی بعد میں میت کو ربوہ لے جا کر دفن کر دیا جائیگا

سابق وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خان انتقال کر گئے

کل ربوہ میں سپرد خاک کیا جائے گا۔ ملک ایک معزز شہری سے محروم ہو گیا۔ پرانے مدبر تھے نمایاں خدمات انجام دی ہیں صدر اور وزیر اعظم کا اظہار تعزیت

DAILY NAWA-I-WAQT KARACHI

روزنامہ نوائے وقت کراچی

کراچی لاہور راولپنڈی اور ملتان سے بیک وقت شائع ہوتا ہے

جلد ۶ | شمارہ ۲۱۸ | ۳۶۵ | پیر ۱۶ ذوالحجہ ۱۴۰۵ھ ۲ ستمبر ۱۹۸۵ء ۲۱ بھادوں ۲۰۴۲ب | صفحات ۱۲ | قیمت

لاہور یکم ستمبر (ا پ پ) پاکستان کے سابق وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان آج صبح آٹھ بج کر ۴۵ منٹ پر لاہور میں انتقال کر گئے۔ وہ اپنی صاحبزادی مسز حامد نصر اللہ خان کے ساتھ لاہور چھاؤنی میں گزشتہ ایک سال سے رہائش پذیر تھے۔ گزشتہ ماہ ان پر نمونیہ کا حملہ ہوا۔ اور پندرہ روز قبل ان پر غشی طاری ہو گئی۔ چند روز بعد وہ ہوش میں آ گئے۔ ... وہ بعمت ہونے سے چوہدری ظفر اللہ خان کو احمدیہ جماعت کا ایک اہم رکن ہونے کی حیثیت سے بھی پہچانا جاتا ہے۔

صدر ضیاء اور وزیر اعظم جونیجو کا اظہار تعزیت

صدر جنرل محمد ضیاء الحق اور وزیر اعظم جناب محمد خان جونیجو نے چوہدری ظفر اللہ خان کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ ان کی بیٹی کے نام ایک پیغام میں صدر نے کہا کہ وہ ایک پرانے مدبر تھے اور انہوں نے طویل اور نمایاں خدمات انجام دیں۔ آزادی سے قبل انہوں نے سیلی گول میز کانفرنس میں شرکت کی اور برطانوی وائسرائے کی انتظامی کونسل کے رکن اور بھارت کی فیڈرل کورٹ کے جج تھے۔ صدر نے کہا کہ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ کی حیثیت سے چوہدری ظفر اللہ خان نے کئی بین الاقوامی کانفرنسوں اور اقوام متحدہ میں بڑے مؤثر طریقے سے پاکستان کی نمائندگی کی اقوام متحدہ کی کارروائی میں نمایاں کردار انجام دینے کی وجہ سے انہیں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا صدر منتخب کیا گیا۔ صدر محمد ضیاء الحق نے کہا کہ چوہدری ظفر اللہ خان کی موت سے ملک ایک معزز شہری سے محروم ہو گیا ہے وزیر اعظم محمد خان جونیجو نے چوہدری محمد ظفر اللہ خان کے انتقال پر گہرے صدمے کا اظہار کرتے ہوئے ان کی صاحبزادی کے نام تعزیتی پیغام میں کہا ہے کہ ان کے والد کے انتقال پر وہ سخت افسردہ ہیں وہ ایک ممتاز قانون دان تھے اور قیام پاکستان کے وقت ہی سے

وہ اہم سرکاری مناصب پر فائز تھے۔ وزیراعظم نے اپنے پیغام کے آخر میں ان کے لئے مغفرت اور غمزدہ خاندان کے لئے صبر کی دعا کی ہے۔

حالات زندگی | چوہدری ظفراللہ خان ۶ فروری ۱۸۹۳ء کو ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے ۱۹۱۱ء میں گورنمنٹ کالج لاہور سے گریجوایشن کیا اور ۱۹۱۴ء میں لنکنزان (برطانیہ) سے بیرسٹری کی ڈگری حاصل کی وہ ۲۶-۱۹۲۵ء تک پنجاب لیجسلیٹو کونسل اور ۱۹۳۵ء سے ۱۹۴۱ء تک گورنر جنرل کی ایگزیکٹو کونسل انڈیا کے رکن رہے ۱۹۴۱ء سے ۱۹۴۷ء تک فیڈرل کورٹ آف انڈیا کے سینئر جج کی حیثیت سے خدمات انجام دیں ۱۹۴۷ء میں پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد وزیر خارجہ مقرر ہوئے ۱۹۵۴ء تک پاکستان کے وزیر خارجہ کی حیثیت سے خدمات انجام دینے کے بعد ۱۹۵۴ء سے ۱۹۶۱ء تک عالمی عدالت انصاف کے جج منتخب ہوئے اور ۶۱-۱۹۵۸ء تک اس عدالت میں نائب صدر رہے بعدازاں وہ ۱۹۷۰-۷۳ء تک عالمی عدالت انصاف کے صدر کے منصب پر فائز رہے علاوہ ازیں ۶۳-۱۹۶۲ء کے سیشن میں انہوں نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر منتخب ہوئے ان کی نماز جنازہ ۳ ستمبر بروز منگل ۹ بجے صبح ۹۳ خورشید عالم روڈ لاہور چھاؤنی میں ادا کی جائے گی اور اسی روز انہیں ربوہ لے جاکر سپرد خاک کر دیا جائے گا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۱۰۰　پوسٹ بکس نمبر ۸۳۶　قیمت ایک روپیہ

روزنامہ جسارت کراچی

بانی: چوہدری غلام محمد

جلد ۱۳　پیر ۱۶ ذوالحجہ ۱۴۰۵ھ، ۲ ستمبر ۱۹۸۵ء　نمبر ۲۳۶

لاہور یکم ستمبر (اے پی پی/ پی پی آئی) پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ چوہدری سر محمد ظفراللہ آج صبح آٹھ بجکر ۵۴ منٹ پر یہاں انتقال

کر گئے۔ ان کی عمر ۹۲ سال تھی، وہ طویل عرصے سے علیل تھے۔ تاہم گزشتہ مہینہ نمونیہ کے خطرناک حملہ کے بعد وہ موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا رہ کر کئی روز تک بے ہوش رہے لیکن چند روز بعد انہیں ہوش آگیا تھا۔ انہوں نے اپنی بیٹی اور داماد حامد ناصر نصراللہ خاں کی لاہور

پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ چوہدری ظفراللہ کا انتقال ہوگیا

وہ قادیانیوں کے اہم رہنما تھے، گزشتہ ماہ ان پر نمونیہ کا خطرناک حملہ ہوا تھا

چھاؤنی میں واقع رہائش گاہ پر آخری سانسیں لیں جہاں وہ اپنی علالت کے باعث گزشتہ ایک سال سے مقیم تھے۔ چوہدری سر محمد ظفراللہ قائداعظم کے قریبی ساتھی تھے اور پاکستان اور ہندوستان کی سرحدوں کا تعین کرنے والے باؤنڈری کمیشن میں انہوں نے آل انڈیا مسلم لیگ کی نمائندگی کی تھی۔ مزید برآں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا منتخب صدر اور بین الاقوامی عدالت کا صدر بن کر انہوں نے اپنی عوامی زندگی میں نمایاں حیثیت اختیار کرلی۔ چوہدری محمد ظفراللہ خاں ۶ فروری ۱۸۹۳ء میں ضلع سیالکوٹ کے قصبہ ڈسکہ میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۱۱ء میں گورنمنٹ کالج لاہور سے گریجویشن کیا اور ۱۹۱۴ء میں لنکن ان، لندن سے بیرسٹری کا امتحان پاس کیا۔ وہ ۱۹۲۶ء تا ۱۹۳۵ء پنجاب قانون ساز اسمبلی کے رکن، ۱۹۳۵ء تا ۱۹۴۱ء ہندوستان کے گورنر جنرل کی ایگزیکٹو کونسل کے رکن اور ۱۹۴۱ء تا ۱۹۴۷ء ہندوستان کی وفاقی عدالت کے سینئر جج رہے۔ چوہدری ظفراللہ خاں کو یہ اعزاز حاصل تھا کہ آزادی کے بعد قائداعظم محمد علی جناح نے انہیں پاکستان کا وزیر خارجہ مقرر کیا اور وہ ۱۹۵۴ء تک اس عہدہ پر فائز رہے۔ وہ ۱۹۵۴ء تا ۱۹۶۱ء بین الاقوامی عدالت کے جج رہے۔ مزید برآں انہیں یہ اعزاز بھی حاصل رہا کہ وہ ۱۹۷۰ء تا ۱۹۷۳ء تین سال تک مسلسل بین الاقوامی عدالت کے صدر رہے انہوں نے اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندے کی خدمات انجام دیں اور ۶۳-۱۹۶۲ء کے اجلاس کے لئے جنرل اسمبلی کے صدر بھی منتخب کئے گئے وہ اب تک واحد شخص ہیں جنہیں جنرل اسمبلی اور بین الاقوامی عدالت کا بیک وقت صدر ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ چوہدری سر محمد ظفراللہ خان آل انڈیا مسلم لیگ کے بانی ارکان میں سے ایک تھے اور ۱۹۳۰ء میں اس کے صدر منتخب کئے گئے اور ۱۹۲۵ء تا ۱۹۴۷ء قیام پاکستان تک کیلئے مسلمانوں کی جدوجہد کے دوران قائد ملت اور دوسرے مسلم قائدین سے قریبی طور پر وابستہ رہے چوہدری ظفراللہ خان نے سیاست سے بین الاقوامی قانون اور مذہب تک مختلف موضوعات پر ۱۸ کتابیں تحریر کیں جو سب کی سب امریکہ اور انگلستان میں شائع ہوئیں۔ انہوں نے اردو اور انگریزی میں خود نوشت تحریر کی۔ ان کی کتاب "پاکستان کی اذیت" بہت مشہور ہوئی۔ فلسطینی مقاصد کی حمایت کے لیے پاکستان کی نمائندگی کی غرض سے انہیں ۱۹۴۷ء کے اوائل میں خصوصی طور پر اقوام متحدہ میں نامزد کیا گیا۔ جہاں انہیں عربوں کا زبردست خراج تحسین حاصل ہوا۔ اس سلسلہ میں ان کی خدمات کو تسلیم کرتے ہوئے اردن کے شاہ حسین نے چوہدری ظفراللہ خان کو اردن کے سب سے اعلیٰ سول اعزاز "ستارہ اردن" سے نوازا اور تیونس اور مراکش نے بھی انہیں اپنے ملکوں کے اعلیٰ ترین سول اعزازات دیئے۔ بعدازاں الجزائر لیبیا اور شام نے بھی انہیں اپنے ملکوں کے اعلیٰ سول اعزازات دیئے اور مسئلہ فلسطین اور مشرق وسطی و افریقہ کے مسلم ممالک کی آزادی کے سلسلہ میں چوہدری ظفراللہ کی کوششوں کو بین الاقوامی سفارتی حلقوں میں بے انتہا سراہا گیا۔ چوہدری ظفراللہ خان قادیانیوں کے اہم رکن تھے اور احمدیہ برادری کے بانی کے قریبی ساتھیوں میں سے ایک تھے وہ اپنی فعال سیاسی زندگی اور بعدازاں ریٹائرمنٹ کے طویل دور میں تعلیمی اور تصنیف و تالیف کے شعبہ میں بے انتہا سرگرم عمل رہے۔ انہوں نے اپنے پسماندگان میں صرف ۴ نواسے اور ایک نواسی سوگوار چھوڑی ہیں۔ ان کی بیٹی کی شادی ان کے بھتیجے حامد ناصر نصراللہ سے ہوئی ہے۔ چوہدری ظفراللہ خان کی موت پر اندرون ملک اور بیرون ملک زبردست رنج و غم کا اظہار کیا جارہا ہے۔ ان کی نماز جنازہ منگل ۳ ستمبر صبح ۹ بجے ۹۳ خورشید عالم روڈ لاہور کینٹ میں ادا کی جائے گی اسی روز سہ پہر کو ربوہ میں تدفین ہوگی۔

مشرق
ایوننگ اسپیشل کراچی

جلد ۲ شمارہ ۲۷۰ ✽ پیر ۱۶ ذی الحجہ ۱۴۰۵ھ مطابق ۲ ستمبر ۱۹۸۵ء ✽ قیمت ایک روپیہ ✽ فون ۲۳۱۰۱۱

سر ظفراللہ خان انتقال کر گئے

لاہور ۲ ستمبر (ایوننگ اسپیشل) پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ سر محمد ظفراللہ خان کل صبح انتقال کر گئے ان کی عمر ۹۳ سال تھی انتقال کے وقت وہ اپنی بیٹی اور داماد حمید نصراللہ خان کے گھر واقع لاہور کینٹ میں مقیم تھے چوہدری ظفراللہ ۶ فروری ۱۸۹۳ء کو ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے تھے ۱۹۱۱ء میں گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے پاس کیا ۲۷-۱۹۲۶ء تک پنجاب اسمبلی کے رکن رہے ۱۹۳۵ء-۱۹۴۱ء تک گورنر جنرل ایگزیکٹو کونسل بھارت کے رکن رہے ۴۷-۱۹۴۱ء تک بھارتی فیڈرل کورٹ کے جج رہے چوہدری ظفراللہ خان کو یہ اعزاز حاصل تھا کہ ۵۴-۱۹۴۷ء تک قائداعظم نے ذاتی طور پر انہیں پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ نامزد کیا ۱۹۵۴ء سے ۱۹۶۱ء تک وہ انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس کے جج رہے اور ۶۱ سے ۱۹۵۸ء تک اسی عدالت کے نائب صدر اور ۷۳ سے ۱۹۷۰ء تک صدر رہے۔ وہ اقوام متحدہ میں پاکستان کے خصوصی نمائندے اور ۶۳-۱۹۶۲ء کے اجلاس کے دوران جنرل اسمبلی کے صدر رہے ان کا شمار آل انڈیا مسلم لیگ کے بانیوں میں ہے ۱۹۳۰ء میں وہ مسلم لیگ کے صدر بنے انہوں نے ۱۸ کتابیں تحریر کیں جو زیادہ تر امریکہ اور انگلستان میں شائع ہوئیں وہ احمدی جماعت کے اہم رکن تھے ان کا شمار احمدی فرقہ کے بانیوں میں ہوتا ہے چوہدری ظفراللہ خان نے پسماندگان میں ایک بیٹی (اور بھتیجا (داماد) چوہدری حمید نصراللہ خان چھوڑے ہیں جو لاہور میں احمدی جماعت کے سربراہ ہیں ان کی نماز جنازہ صبح ۹ بجے ۹۳ خورشید عالم روڈ لاہور کینٹ میں پڑھائی جائے گی جبکہ دوپہر میں انکا جنازہ ربوہ لے جایا جائے گا جہاں ان کی تدفین ہوگی۔

پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ
چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں
انتقال کر گئے

کل سپرد خاک کیا جائے گا

لاہور یکم ستمبر (نمائندہ حریت / اسپیشل / پی پی آئی) پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں طویل علالت کے بعد آج صبح یہاں آٹھ بج کر ۵۴ منٹ پر اپنی صاحبزادی اور داماد جناب و بیگم حامد نصر اللہ خاں کی رہائش گاہ پر انتقال کر گئے۔ ان کی عمر ۹۳ سال تھی۔ گذشتہ ماہ ان پر نمونیہ کا حملہ ہوا تھا اور پندرہ روز قبل ان پر بے ہوشی طاری ہو گئی تھی لیکن چند روز بعد وہ ہوش میں آ گئے تھے۔ چوہدری ظفر اللہ خاں جنہیں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا منتخب صدر اور عالمی ادارۂ انصاف کے صدر ہونے کا منفرد اعزاز حاصل تھا۔ قائد اعظم محمد علی جناح کے قریبی ساتھیوں میں سے تھے انہوں نے باؤنڈری کمیشن کے سامنے آل انڈیا مسلم لیگ کی نمائندگی کی تھی جس نے پاکستان اور بھارت کی سرحدوں کا تعین کیا تھا۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں ۶ فروری ۱۸۹۳ء کو ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۱۱ء میں انہوں نے گورنمنٹ کالج لاہور سے گریجویشن کیا۔

اور ۱۹۱۴ء میں لنکن ان سے بیرسٹر ایٹ لاء کی ڈگری حاصل کی ۱۹۲۶ء سے ۱۹۳۵ء تک وہ پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے رکن رہے ۱۹۳۵ء سے ۱۹۴۱ء تک وہ انڈین گورنر جنرل کی ایگزیکٹیو کونسل کے رکن رہے ۱۹۴۱ء سے ۱۹۴۷ء تک وہ فیڈرل کورٹ آف انڈیا کے سینیئر جج کی حیثیت سے خدمات انجام دیتے رہے چوہدری ظفر اللہ خان کو یہ اعزاز حاصل تھا کہ قیام پاکستان کے بعد قائد اعظم نے انہیں ملک کا پہلا وزیر خارجہ مقرر کیا۔ اس عہدے پر ۵۴ء تک فائز رہے ۱۹۵۴ء سے ۱۹۶۱ء تک انہوں نے عالمی عدالت انصاف کے جج کی حیثیت سے خدمات انجام دیں، انہیں یہ منفرد اعزاز بھی حاصل تھا کہ وہ ۱۹۷۰ء سے ۱۹۷۳ء تک عالمی عدالت انصاف کے صدر رہے انہوں نے اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندے کی حیثیت سے بھی خدمات انجام دیں اور ۱۹۶۲ - ۶۳ء کے سیشن کے لئے جنرل اسمبلی کے صدر منتخب ہوئے۔ وہ دنیا کے واحد شخص ہیں جنہیں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا صدر اور عالمی عدالت انصاف کا صدر ہونے کا منفرد اعزاز حاصل ہوا ہے چوہدری ظفر اللہ خان جو آل انڈیا مسلم لیگ کے بانی ارکان میں سے ایک تھے اور ۱۹۳۰ء میں اس کے صدر منتخب ہوئے وہ ۱۹۲۵ء سے ۱۹۴۷ء تک جو قیام پاکستان کے لئے مسلمانوں کی جدوجہد کا دور تھا قائد اعظم، قائد ملت اور دیگر مسلم لیگی زعماء کے بہت قریب رہے۔

چوہدری ظفر اللہ خان سیاست سے بین الاقوامی قانون اور مذہب تک مختلف موضوعات پر ۸ کتابوں کے مصنف تھے۔ انہوں نے انگریزی اور اردو میں دو سوانح لکھیں۔ اور قرآن مجید کا انگریزی میں بھی ترجمہ کیا۔ "اینگوئش آف پاکستان" ان کی مشہور کتابوں میں سے ایک ہے۔ ان کی بیشتر کتابیں برطانیہ اور امریکہ میں شائع ہوئیں۔ ۱۹۴۷ء کے اوائل میں انہیں اقوام متحدہ میں فلسطینی کاز کی حمایت کرنے کی غرض سے پاکستان کی نمائندگی کرنے کے لئے خصوصی طور پر نامزد کیا گیا جس پر عربوں نے انہیں زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ اس سلسلے میں ان کی کاوشوں پر اردن کے شاہ حسین نے انہیں اپنے ملک کا سب سے بڑا سول ایوارڈ "دی اسٹار آف جارڈن" دیا۔ انہیں تیونس اور مراکش سے بھی اپنے اپنے ملک کے سب سے بڑے سول ایوارڈ ملے۔ بعد میں الجزائر، لیبیا اور شام کی حکومتوں نے بھی انہیں اسی طرح کے ایوارڈ سے نوازا۔ فلسطینی مسئلے کے سلسلے میں اور افریقہ اور مشرق وسطیٰ کے مسلم ممالک کی آزادی کے لئے ان کی کوششوں کو بین الاقوامی سفارتی حلقوں میں زبردست سراہا گیا۔ چوہدری ظفر اللہ خان جماعت احمدیہ کے ایک ممتاز رکن تھے۔ انہوں نے اپنے اسکول کے زمانے سے اپنے سیاسی کیریئر تک اور ریٹائرمنٹ کے بعد بھی انتہائی سرگرم زندگی گزاری انکی وفات پر ملک کے اندر اور بیرون ملک مشرق اور مغرب کے وسیع حلقے میں رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ انہوں نے اپنے پیچھے اپنی ایک صاحبزادی بیگم حامد نصر اللہ، چار نواسے اور ایک نواسی کو سوگوار چھوڑا ہے۔ ان کی نماز جنازہ منگل ۳ ستمبر کو صبح ۹ بجے ۹۳ خورشید عالم روڈ لاہور کینٹ پر ادا کی جائے گی اور اسی روز شام ۴ بجے ربوہ میں سپرد خاک کیا جائے گا۔

چوہدری ظفر اللہ کو سپرد خاک کر دیا گیا

نماز جنازہ میں ہزاروں افراد نے شرکت کی
ہزاروں سوگواروں نے آخری دیدار کیا

ربوہ (نمائندہ جنگ) پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ چوہدری سر ظفر اللہ خاں کو آج یہاں بہشتی مقبرہ کے احاطے میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ ربوہ میں ان کی نماز جنازہ میں ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی، نماز جنازہ جناب محمد حسین نے پڑھائی۔ قصر خلافت میں ان کی میت دن کے دو بجے سے شام ساڑھے سات بجے تک آخری دیدار کے لئے رکھی گئی۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے قطاروں میں ان کا آخری دیدار کیا۔ قبل ازیں کاروں کے ایک بڑے جلوس میں ان کا جنازہ لاہور سے یہاں لایا گیا تھا جس کے ساتھ پولیس کی تین گاڑیاں بھی چل رہی تھیں انہیں مرزا بشیر الدین محمود کی قبر کے قریب دفن کیا گیا ہے۔ تدفین کے دوران ایس پی جھنگ اسسٹنٹ کمشنر چنیوٹ اور ریذیڈنٹ مجسٹریٹ ربوہ موجود تھے۔ لاہور سے نمائندہ جنگ کی اطلاع کے مطابق چوہدری سر ظفر اللہ خاں کی نماز جنازہ پولو گراؤنڈ خورشید عالم روڈ پر بھی ادا کی گئی، جو ان کے داماد چوہدری حمید اللہ نے پڑھائی جس میں ہزاروں سوگواروں نے شرکت کی۔ نماز جنازہ میں شریک کئی لوگوں نے اپنی قمیضوں پر کلمہ طیبہ کے بیج لگائے ہوئے تھے، اور اس کا ورد بھی کر رہے تھے، نماز جنازہ کے بعد چوہدری سر ظفر اللہ خاں کی میت تدفین کے لئے ربوہ لے جائی گئی، ذریں اثنا قومی اسمبلی کے اسپیکر سید فخر امام، ممتاز صنعت کار نصیر اے شیخ، اردن میں پاکستان کے سفیر جنرل رشید الحسن ایم آر ڈی کے لیڈر راؤ عبد الرشید ان لوگوں میں شامل تھے، جو تعزیت کے لئے آئے۔

چوہدری ظفر اللہ کے انتقال پر وفاقی کابینہ کی تعزیت

راولپنڈی (جنگ نیوز) وفاقی کابینہ نے اپنے پیر کے اجلاس میں چوہدری ظفر اللہ خان کے انتقال پر اپنے رنج کا اظہار کیا، اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ کابینہ کی جانب سے سوگوار خاندان کو ایک تعزیتی پیغام بھیجا جائے۔ کابینہ نے پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ کی حیثیت سے ان کی خدمات پر چوہدری ظفر اللہ کو خراج عقیدت پیش کیا۔ کابینہ نے بین الاقوامی فورموں میں پاکستان اور تیسری دنیا کا موقف مؤثر طور پر پیش کرنے اور بین الاقوامی عدالت انصاف کے جج کی حیثیت سے ان کی نمایاں کارکردگی کی بھی تعریف کی۔

چوہدری ظفر اللہ کی موت سے ملک ایک ممتاز شہری سے محروم ہو گیا۔ صدر ضیاء الحق

انہوں نے پہلے وزیر خارجہ کی حیثیت سے مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں اہم کردار ادا کیا تھا اور وزیر اعظم جونیجو کے پیغامات تعزیت

راولپنڈی (ریڈیو رپورٹ) صدر محمد ضیاء الحق اور وزیر اعظم محمد خان جونیجو نے چوہدری ظفر اللہ خان کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ ان کی بیٹی کے نام ایک پیغام میں صدر نے کہا کہ وہ ممتاز مدبر تھے اور انہوں نے طویل عرصے تک نمایاں خدمات انجام دیں۔ آزادی سے قبل انہوں نے پہلی گول میز کانفرنس میں شرکت کی۔ وہ برطانوی [illegible] کی فیڈرل کورٹ کے جج تھے۔ صدر نے کہا کہ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ کی حیثیت سے چوہدری ظفر اللہ خان نے کئی بین الاقوامی کانفرنسوں اور اقوام متحدہ میں بڑے مؤثر طریقے سے پاکستان کی نمائندگی کی۔ اقوام متحدہ کی کارروائی میں نمایاں کردار انجام دینے کی وجہ سے انہیں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا صدر منتخب کیا گیا۔ صدر محمد ضیاء الحق نے کہا کہ چوہدری ظفر اللہ خان کی موت سے ملک ایک ممتاز شہری سے محروم ہو گیا ہے۔ اپنے تعزیتی پیغام میں صدر ضیاء الحق نے مزید کہا کہ اللہ تعالیٰ جو رحمان و رحیم ہے ان کی روح کو آرام بخشے اور آپ کو اور آپ کے خاندان کے دیگر افراد کو یہ صدمہ برداشت کرنے کا حوصلہ عطا کرے۔

وزیر اعظم جناب محمد خان جونیجو نے اپنے پیغام میں کہا کہ چوہدری ظفر اللہ خان ایک ممتاز قانون دان تھے۔ قیام پاکستان سے قبل وہ متعدد اہم سرکاری عہدوں پر فائز رہے اور آزادی کے بعد انہوں نے تقریباً سات سال تک پہلے وزیر خارجہ کی حیثیت سے پاکستان کی خدمت کی اور مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر اور عالمی عدالت انصاف کے جج کے اعلیٰ عہدوں کے لئے ان کا انتخاب انکی بین الاقوامی حیثیت کا اعتراف ہے۔ چوہدری ظفر اللہ خان کی بیٹی کے نام اپنے تعزیتی پیغام میں وزیر اعظم محمد خان جونیجو نے مزید کہا کہ ان کی روح کو سکون ملے اور اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے خاندان کے دیگر افراد کو یہ عظیم صدمہ برداشت کرنے کا حوصلہ اور صبر عطا کرے۔

گورنر پنجاب گورنر پنجاب لیفٹیننٹ جنرل غلام جیلانی خان نے چوہدری ظفر اللہ کے انتقال پر ان کی بیٹی بیگم حمید نصر اللہ خان کے نام اپنے پیغام تعزیت میں کہا ہے کہ اپنے نامور والد کے انتقال پر میری دلی تعزیت قبول کیجئے۔ انہوں نے مسئلہ کشمیر کے بارے میں پاکستان کے موقف کی بڑی مہارت سے وکالت کی۔ ان کی روح کو ابدی سکون میسر آئے

بیگم رعنا لیاقت سندھ کی سابق گورنر بیگم رعنا لیاقت علی خان نے چوہدری سر ظفر اللہ خان کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ سر ظفر اللہ جیسی شخصیتیں کم پیدا ہوتی ہیں

یحییٰ بختیار ممتاز قانون دان اور پیپلز پارٹی کے رہنما یحییٰ بختیار نے کہا کہ چوہدری صاحب نے دنیا بھر میں پاکستان کا نام روشن کیا۔ سوگوار خاندان کے نام اپنے پیغام تعزیت میں انہوں نے کہا کہ وہ ایک بڑے پاکستانی تھے جہاں تک ان کے عقیدے کا تعلق ہے وہ ان کا ذاتی مسئلہ تھا بہر حال انہوں نے ملک کے لئے جو عظیم خدمات انجام دیں ان سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ انتقال کر گئے

ان کی عمر ۹۳ برس تھی۔ ایک ماہ سے علیل تھے، دو روز پہلے تک بات چیت کر رہے تھے

کل آخری رسوم ادا کی جائیں گی۔ ربوہ میں سپرد خاک کیا جائے گا

لاہور (نمائندہ جنگ) پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ سر چوہدری ظفر اللہ خان کا اتوار کی صبح لاہور میں انتقال ہو گیا ان کی عمر ۹۳ سال تھی۔ وہ جماعت احمدیہ کے رکن اور احمدیہ سلسلے کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کے قریبی ساتھی تھے۔ وہ گزشتہ کئی ماہ نمونیہ ہونے کے بعد سے علیل تھے اور تقریباً دو ہفتہ قبل ان پر غشی طاری ہو گئی تھی مگر جلد ہی ان کے ہوش و حواس بحال ہو گئے۔ اور دو دن پہلے تک بولتے چالتے رہے وہ لاہور میں اپنے داماد کے یہاں مقیم تھے ان کی آخری رسوم منگل کے روز لاہور میں ادا کی جائیں گی اور اسی روز ربوہ میں سپرد خاک کر دیا جائے گا۔ لاہور میں آخری رسوم کے اجتماع کے انعقاد کے سلسلے میں کور کمانڈر لاہور اور گورنر پنجاب لیفٹیننٹ جنرل غلام جیلانی خان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ پولو گراؤنڈ میں اجتماع کی اجازت دے دیں کیونکہ خورشید عالم روڈ پر واقع سر ظفر اللہ خان کی رہائش گاہ میں اتنی جگہ نہیں ہے کہ وہاں اجتماع ہو سکے۔ آخری رسوم کے لئے اجتماع ۱۱ بجے ہو گا وہ ۶ فروری ۱۸۹۳ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۱۱ء میں گورنمنٹ کالج لاہور سے انہوں نے گریجویشن کیا۔ لندن یونیورسٹی سے ایل ایل بی اور لینکنز ان سے ۱۹۱۴ء میں بار ایٹ لا کیا۔ ۳۵-۱۹۲۶ء کے لئے وہ پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے رکن ہوئے وہ گورنر جنرل ایگزیکٹو کونسل آف انڈیا کے ۴۱-۱۹۳۵ء میں رکن رہے ۴۷-۱۹۴۱ء میں فیڈرل کورٹ آف انڈیا کے جج رہے۔ انہوں نے ۱۹۴۷ء میں قائداعظم کی جانب سے باؤنڈری کمیشن کے روبرو پاکستان کا کیس پیش کیا۔ ۵۴-۱۹۴۷ء پاکستان کے وزیر خارجہ رہے انہیں اس عہدے پر قائداعظم نے نامزد کیا تھا۔ ۶۱-۱۹۵۴ء میں وہ انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس کے منتخب جج رہے۔ ۶۱-۱۹۵۸ء میں وہ اس ادارے کے نائب صدر رہے۔ ۶۳-۱۹۶۱ء کے دوران وہ اقوام متحدہ میں پاکستان کے نمائندے تھے۔ ۶۳-۱۹۶۲ء میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر منتخب ہوئے۔ وہ ۷۳-۱۹۶۴ء کے دوران دوبارہ انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس کے جج منتخب ہوئے اور ۷۳-۱۹۷۰ء تک اس ادارے کے صدر رہے۔ انہیں یہ اعزاز حاصل رہا ہے کہ وہ واحد شخصیت ہیں جو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے بھی منتخب صدر رہے اور پھر انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس کے بھی صدر منتخب ہوئے۔ وہ آل انڈیا مسلم لیگ کے بنیادی رکن تھے۔ ۱۹۳۰ء میں مسلم لیگ کے صدر منتخب ہوئے وہ قیام پاکستان کی جدوجہد میں قائداعظم اور قائد ملت کے قریبی ساتھی تھے۔ ۱۹۴۷ء کے شروع میں قائداعظم نے انہیں اقوام متحدہ میں نمائندگی کے لئے بھیجا۔ اور انہوں نے اقوام متحدہ میں کشمیر اور فلسطین کے مسلمانوں کا مسئلہ پیش کیا۔ اس سلسلے میں اردن کے شاہ حسین نے انہیں "ستارہ اردن" کا اعزاز دیا جو اردن کا اعلیٰ ترین سول اعزاز ہے۔ اسی سلسلے میں انہیں تنزانیہ مراکش الجیریا لیبیا اور شام کی جانب سے بھی اعلیٰ ترین اعزاز دیئے گئے اعلامیہ کے مطابق ان کی کوششوں نے لیبیا الجیریا اور تیونس کی آزادی میں اہم کردار ادا کیا انہوں نے سیاست، بین الاقوامی قانون اور مذہب کے موضوعات پر متعدد کتابیں تصنیف کیں۔ ان کی ۱۸ میں سے اکثر کتابیں امریکہ اور برطانیہ میں شائع ہوئیں۔ انہوں نے اردو اور انگریزی میں اپنی سوانح عمری تحریر کی۔ انہوں نے قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ شائع کیا۔ "اگونی آف پاکستان" اور "سرونٹ آف گاڈ" ان کی معروف کتابوں میں سے ہیں چوہدری ظفر اللہ خان پہلے پاکستانی تھے جنہیں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی صدارت کے اعزاز کے علاوہ عالمی عدالت انصاف کی رکنیت اور بعد میں صدارت کا اعزاز بھی حاصل ہوا اقوام متحدہ میں مستقل مندوب کی حیثیت سے انہوں نے کئی اسلامی ممالک کی آزادی و خود مختاری کی وکالت کی۔ اس بناء پر الجیریا لیبیا تیونس مراکش اور اردن میں ان کی خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور بعض ممالک نے انہیں اپنے اعزازات بھی دیئے ہیں۔

ربوہ میں چوہدری ظفر اللہ کی آخری رسوم کے انتظامات مکمل کر لئے گئے

آخری رسوم کا اجتماع زنانہ جلسہ گاہ میں ہو گا۔ قادیانی جماعت کے پہلے سربراہ کے پہلو میں دفن کیا جائیگا

جماعت احمدیہ کا دار الضیافت کھول دیا گیا۔ مہمانوں کو خودکار مشینوں سے کھانا فراہم ہو گا

ربوہ (نامہ نگار) ربوہ میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی آخری رسوم کے تمام انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں قادیانی جماعت کا بڑا مہمان خانہ دار الضیافت مہمانوں کے لئے کھول دیا گیا ہے جہاں آٹومیٹک مشینوں کے ذریعے مہمانوں کو کھانا فراہم کیا جائے گا منگل کے روز تین بجے سہ پہر سے چھ بجے شام تک لوگ میت کا آخری دیدار کریں گے بعد ازاں زنانہ جلسہ گاہ کے گراؤنڈ میں ان کی آخری رسوم کے سلسلے میں اجتماع ہو گا اور ان کا جسد خاکی جماعت احمدیہ کے پہلے سربراہ کے پہلو میں بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جائے گا یاد رہے کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان کے والد اور والدہ قادیان میں مدفون ہیں جبکہ ان کے بھائی چوہدری شکر اللہ اور عبد اللہ خان ربوہ کے بہشتی مقبرے میں مدفون ہیں احمدیہ جماعت کے ایک ترجمان کے مطابق تدفین کے موقع پر ربوہ میں تقریباً ۵۰ ہزار افراد کی موجودگی متوقع ہے لاہور سے پی پی آئی کے مطابق چوہدری ظفر اللہ کی آخری رسوم کے لئے منگل کے روز پولو گراؤنڈ میں گیارہ بجے اجتماع ہو گا جس کے بعد ان کی میت کو تدفین کیلئے ربوہ لے جایا جائے گا پیر کی شام چھ بجے تک تقریباً بیس ہزار سوگواروں نے آنجہانی ظفر اللہ خان کو خراج عقیدت پیش کیا گورنر پنجاب لیفٹیننٹ جنرل غلام جیلانی خان اور کور کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل ایم اسلم شاہ اتوار کو ۹۶ خورشید عالم روڈ گئے اور سوگوار خاندان سے دلی تعزیت کا اظہار کیا۔ محمد حنیف رامے، لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے سابق صدر سید افضال حیدر، جناب ایس ایم ظفر، ڈاکٹر جاوید اقبال، بھارتی سفارتخانے کے مسٹر سنگھ اور ان کی اہلیہ اور دیگر کئی لوگ بھی پیر کے روز تعزیت کے لئے ۹۶ خورشید عالم روڈ گئے۔

روزنامہ جنگ کراچی (10) ۲ ستمبر ۱۹۸۵ء

پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ انتقال کر گئے

نماز جنازہ کل صبح ۹ بجے ادا کی جائے گی، مرحوم کو ربوہ میں سپرد خاک کیا جائے گا

لاہور (آغاز نیوز) پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ کا کل صبح سوا آٹھ بجے انتقال ہو گیا۔ ان کے گردے نے کام کرنا چھوڑ دیا تھا۔ ان کی عمر ۹۳ سال تھی۔ سر ظفر اللہ جو ۱۹۷۳ء میں بین الاقوامی عدالت انصاف کے صدر کے عہدے سے ریٹائر ہونے کے بعد گرمیاں انگلستان میں اور سردیاں پاکستان میں گزارا کرتے تھے گذشتہ ڈیڑھ سال سے اپنی اکلوتی صاحبزادی مسز حامد نصر اللہ خاں کے یہاں مقیم تھے۔ گذشتہ ۲۰ جولائی کو نمونیہ کے حملے کے بعد ان کی صحت جواب دینے لگی۔ ۲۴ جولائی کو ان پر بیہوشی طاری ہو گئی اور وہ ۳۱ جولائی تک بے ہوش اور نیم بے ہوش رہے۔ ان کے پرائیویٹ سکریٹری اعجاز الحمید کے مطابق ہفتہ کی رات میں اچانک ان کا بلڈ پریشر گر گیا اور ان کے گردوں نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ سر ظفر اللہ کے انتقال کی خبر ملتے ہی ہزاروں افراد ان کے داماد کی رہائش گاہ پر پہنچ گئے۔ ان کی نماز جنازہ کل صبح ۹ بجے ادا کی جائے گی اور اسی دن انہیں ربوہ میں سپرد خاک کیا جائے گا۔

سر ظفر اللہ گورداسپور اور فیروز پور کو بھارت کے حوالے کرنے پر برہم تھے

وہ ابتداء میں تقسیم ہند کے بغیر مسلمانوں کے مطالبات تسلیم کروانا چاہتے تھے ● ٹائمز

لندن (نمائندہ جنگ) ”دی ٹائمز“ نے پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ اور بین الاقوامی شہرت یافتہ قانون دان و مدبر چوہدری سر ظفر اللہ خاں کی وفات پر تعزیتی کالم شائع کیا ہے جس میں مرحوم کو ان کی زندگی کے مختلف میدانوں میں ادا کی گئی خدمات پر شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ ٹائمز نے مرحوم کے حالات زندگی کے بعض پہلوؤں کی تفصیلات شائع کی ہیں۔ اخبار نے لکھا ہے کہ مرحوم کی خواہش تھی کہ ہندوستان کے اتحاد کو محفوظ کیا جائے۔ وہ مسلم لیگ کے مطالبات کا تصفیہ چاہتے تھے اور انہیں امید تھی کہ تقسیم ہند کے بغیر ایسا ممکن تھا۔ کیبنٹ مشن کو قبول کرنے پر انہیں اطمینان ہوا تھا لیکن اسے سبوتاژ کرنے پر پنڈت نہرو پر سخت برہم تھے۔ جب پاکستان کا فیصلہ ہو گیا تو فیڈرل کورٹ کے جج کے عہدے سے مستعفی ہو کر پاکستان آ گئے۔ مسلم لیگ کے سربراہ قائد اعظم محمد علی جناح نے انہیں ریڈ کلف مشن پر نمائندگی کے لئے کہا۔ انہیں ریڈ کلف کی تقرری پر اعتراض تھا لیکن بعد میں انہوں نے ریڈ کلف ایوارڈ پر تنقید کی کیونکہ ان کے خیال میں گورداسپور کا ضلع بھارت کو دے کر بھارت نوازی کی گئی تھی اس طرح بھارت کو کشمیر کا راستہ گیا تھا۔ انہیں فیروز پور کے بھارت کو دینے پر بھی اعتراض تھا۔ ٹائمز نے اقوام متحدہ میں چوہدری سر ظفر اللہ کی خدمات کو سراہا۔

سر ظفر اللہ خان کو آج ربوہ میں سپرد خاک کیا جائے گا

مرحوم کو صدر ضیاء الحق، وزیر اعظم جونیجو، گورنر جیلانی اور دیگر زعماء کا خراج عقیدت

ربوہ (نمائندہ جنگ) پاکستان کے اولین وزیر خارجہ اور بین الاقوامی عدالت کے سابق جج چوہدری سر ظفر اللہ خان کو آج یہاں احمدیوں کے قبرستان بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا جائے گا۔ احمدیوں کے ایک ترجمان نے بتایا کہ اس موقع پر تقریباً پچاس ہزار افراد کے جمع ہونے کا امکان ہے۔ سر ظفر اللہ خان کا جسد خاکی آج دوپہر ایک بجے کے قریب یہاں پہنچ جائے گا۔ اور ان کی نماز جنازہ احمدیہ آفس کے سامنے ادا کی جائے گی جس کے بعد شام چھ بجے تک لوگ میت کا آخری دیدار کر سکیں گے۔ شام چھ بجے کے قریب میت کو تدفین کے لئے بہشتی مقبرہ لے جایا جائے گا۔ سر ظفر اللہ خان مرحوم ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں ۶ فروری ۱۸۹۳ء میں پیدا ہوئے۔ کل کے شمارے میں ان کی تاریخ پیدائش میں سن سہواً ۱۹۸۳ء شائع ہو گئی۔ قارئین تصحیح فرمالیں۔

اظہار تعزیت:۔ صدر محمد ضیاء الحق اور وزیر اعظم محمد خان جونیجو نے چوہدری ظفر اللہ خان کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ ان کی بیٹی کے نام ایک پیغام میں صدر نے کہا کہ وہ ممتاز مدبر تھے اور انہوں نے طویل عرصے تک نمایاں خدمات انجام دیں آزادی سے قبل وہ پہلی گول میز کانفرنس کی فیڈرل کورٹ کے جج تھے۔ صدر نے کہا کہ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ کی حیثیت سے چوہدری ظفر اللہ خان نے کئی بین الاقوامی کانفرنسوں اور اقوام متحدہ میں بڑے موثر طریقے سے پاکستان کی نمائندگی کی۔ اقوام متحدہ کی کارروائی میں نمایاں کردار انجام دینے کی وجہ سے انہیں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا صدر منتخب کیا گیا۔ صدر محمد ضیاء الحق نے کہا کہ چوہدری ظفر اللہ خان کی موت سے ملک ایک ممتاز شہری سے محروم ہو گیا ہے اپنے تعزیتی پیغام میں صدر ضیاء الحق نے مزید کہا کہ اللہ تعالیٰ جو رحمان و رحیم ہے۔ ان کی روح کو آرام بخشے اور آپ کو اور آپ کے خاندان کے دیگر افراد کو یہ صدمہ برداشت کرنے کا حوصلہ عطا کرے۔

وزیر اعظم جناب محمد خان جونیجو نے اپنے پیغام میں کہا کہ چوہدری ظفر اللہ خان ایک ممتاز قانون دان تھے۔ قیام پاکستان سے قبل وہ متعدد اہم سرکاری عہدوں پر فائز رہے۔ اور آزادی کے بعد انہوں نے تقریباً سات سال تک پہلے وزیر خارجہ کی حیثیت سے پاکستان کی خدمت کی اور مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر اور عالمی عدالت انصاف کے جج کے اعلیٰ عہدوں کے لئے ان کا انتخاب ان کی بین الاقوامی حیثیت کا اعتراف ہے۔ چوہدری ظفر اللہ خان کی بیٹی کے نام اپنے تعزیتی پیغام میں وزیر اعظم محمد خان جونیجو نے مزید کہا کہ ان کی روح کو سکون ملے اور اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے خاندان کے دیگر افراد کو یہ عظیم صدمہ برداشت کرنے کا حوصلہ اور صبر عطا کرے۔

گورنر پنجاب ● گورنر لیفٹیننٹ جنرل غلام جیلانی خان نے چوہدری ظفر اللہ خان کے انتقال پر ان کی بیٹی بیگم حمید نصر اللہ خان کے نام اپنے پیغام تعزیت میں کہا ہے کہ اپنے نامور والد کے انتقال پر میری دلی تعزیت قبول کیجئے۔ انہوں نے مسئلہ کشمیر کے بارے میں پاکستان کے موقف کی بڑی مہارت سے وکالت کی۔ ان کی روح کو ابدی سکون میسر آئے۔

بیگم رعنا لیاقت علی ● سندھ کی سابق گورنر بیگم رعنا لیاقت علی خان نے چوہدری ظفر اللہ خان کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ سر ظفر اللہ جیسی شخصیتیں کم پیدا ہوتی ہیں۔

یحییٰ بختیار ● ممتاز قانون دان اور پیپلز پارٹی کے رہنما یحییٰ بختیار نے کہا ہے کہ چوہدری صاحب نے دنیا بھر میں پاکستان کا نام روشن کیا۔